REGISTERD NO. A 783



منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی عہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر صرف تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ بحیثیت شاہ السلامت۔ ہندوستان بھر میں ایک مشہور و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب سے قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ ورنہ محض اپنی کوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف غیرت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں راستہ میں گاؤ خورد ہوجاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار جناب ایڈیٹر کے نام خط آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روانگی نمبر زیادہ سنہ خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ گرم ہونے کی عادت ہے۔ ہمارے پاس اس عادت کا علاج نہیں ہے۔ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور بدمستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۴۵

مضامین

یکم دسمبر ۱۹۳۶ء

اخّاہ مشاعرہ؟

[illegible]

برق سی اک چمک گئی آج مرے نیاز میں

[illegible]

برق سی اک چمک گئی آج سر نیاز میں

[illegible]

ہیں یہ

[illegible]

نام کے یہ حروف ہیں نام سخن طراز میں

حاضر وقت واعظ جیں

قمر الزماں و حلیمہ

ترجمہ

(باقی ہے سابق)

[illegible]

[illegible]

جو صاحب فیشنی عطر یا عطروں کے دس نسخے حافظ سید محمد رفیع صاحب [illegible] لکھنؤ [illegible] مفت روانہ ہوگا۔

ضرور ہیں۔ تھوڑی دیر میں ثریا انور بھی حمید کے ساتھ پہنچ گئیں۔ دونوں نے پھر بات کی۔ دوسرا ادھر کی باتیں ہوتی رہیں پھر دونوں اپنی اپنی خوابگاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ایک شفقت بخت تھی یہ کے سر یا دوسرے کے نصیب جاگتے۔ چند روز دستور ہا۔ اس شام میں بی حلیمہ شوہر کی کمائی سے آشنا کا کام ہو گیا ہے۔ [illegible] خالی ہوئے۔ چار پانچ روز کے اندر حلیمہ نے ثریا انور میں ایک رشتے کا مدت کی پگڑی دی اور سامان پگڑی کے حمید کی دکان پر جا کر ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے۔ [illegible]

صاحب آج عجب اتفاق ہوا [illegible] ملاقات کے لیے [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] پگڑی [illegible] دیکھتے ہی [illegible]

کبھی زمانہ ہوا کبھی بہاریں چھا جاتی ہیں۔ آخر [illegible] کہ استاد نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا [illegible] [illegible] کی طرح چاہتے تھے کہ کتاب [illegible] جلدی ختم ہو۔ پگڑی [illegible] صاحب [illegible] مبارک کرے [illegible] ہیں۔ بیٹے [illegible] دونوں خوش نصیب ہیں [illegible] پگڑی [illegible]

[illegible] آگ [illegible] آنکھیں [illegible] پگڑی [illegible] بیٹی [illegible] پگڑی کا [illegible] نہیں [illegible] بیگم صاحب [illegible]



[illegible]

حلیمہ [illegible] پگڑی [illegible] حمید [illegible]

سادہ کار ساز ہی نے تو ہولے سے جنت کہا تھا اگر تم
تھا۔ بات ہی ایسی تھی جو سوا کیجے مانو سو میں نے
اسکے ہاتھ میں ایسی ہی بجری دیکھی اُس وقت طبیعت
قابو میں نہیں کسبت نے ایسا قصہ سنایا کہ دل آگ بگولہ
اور پرکش کہتا تھا کہ ایک حبشی سے بجری خریدی ہے
جبلی کو اسکی آشنا بیگم نے دی ہے۔ بیان سچ کہتا ہوں
کہ وہ قصہ سنتے ہی غیرت کے مارے برا حال ہوا۔
خدا کے لیے تصور صاف کر دل صاف کرو میں ہی کہا
کہ حبشی نے میری ہی گھڑی [illegible] ہے گر اب دل مطمئن ہے
وہ بجری جہاں تھی وہیں رکھ دو بیگم نے تو تھوڑا [illegible]
کہا فیر یہ پہلی [illegible] ہے [illegible]
آئندہ خیال سے نہیں کرے [illegible] جان
ہونا پسند نہیں کرتی [illegible] میری طرف
[illegible] سب میرے [illegible] بدگمانی [illegible]
یہی حال ہوا تو میں تمہارے گھر [illegible] پانی بھی پی
[illegible] صورت نہ دیکھونگی [illegible] بیگم [illegible]
[illegible] چادر سے [illegible] تھا [illegible]
[illegible] ہوئی گھڑی جسکا [illegible]
ڈالا پر بھی [illegible] گھڑی کے
بارے میں [illegible] بھائی صاحب [illegible]
[illegible] حبشی کا [illegible] جھگڑے تھے [illegible]
کر اکلائی سی کل والے حبشی نے مجھے گھڑی دکھائی
اور کہا [illegible] اپنے میاں کی گھڑی پر ہاتھ
صاف کیا ہے اسے بیچنے دیا ہوں یہ دوسرا شخص میرا
بھائی ہے کہتا ہے مجھے دیدو۔ [illegible]
غرض میں نے [illegible] کو بیمار [illegible]

عاشقانِ رسول و صحابۂ رسول

اس [illegible] حضور [illegible] نہایت [illegible]
[illegible] مسکی ہے

متفرق کی العقرابیات

[illegible]

قیمت [illegible] محصول [illegible]

منیجر [illegible] جنرل ایجنسی [illegible] محلہ چوک لکھنؤ

جانتا کہ وہ کسب یا [illegible] ہے۔ جو ہری صاحب کے دل کے
نقاش کی چال بگڑی ہی ہوئی دیکھتے ہی بگڑ گئے جو ان
میں بدگمانی کا غبار تھا۔ بال کمائی میں چل آیا ادھر
فرگھڑی دکھا کے جیت ہوا۔ ادھر حبیب [illegible]
کی گھر پہنچتے ہی بی بی سے گھڑی مانگی [illegible]
نکال کے والسکی میاں [illegible]
منہ دیکھتے گئیں [illegible]
آن لگا ہے سخت حیرت [illegible] آج [illegible]
طبیعت ایسی گھڑی دکھائی کہ حبشی سے خریدی ہے
کیوں بی بی کیا دنیا میں ایسی مشابہت بھی ہوتی ہے؟
اسنے بیچ ہی گھڑی ہے [illegible]
[illegible]

اجلاس سب جج بہادر اول ضلع [illegible]

مقدمہ [illegible] ۱۹۳۰ء

[illegible]

اشتہار

[illegible]

ترتیب کیا گیا۔

[illegible]

مہر عدالت

[illegible] حضرت جوہری [illegible] گھڑی [illegible]
[illegible] قرآن [illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں ہے۔

درحقیقت جوہری [illegible] بہت چاہتا تھا
کسی قسم کی [illegible] غریب کے
[illegible] پشیمان ہو کے
[illegible]
کہا [illegible]
[illegible] آج وہ تمہارے دوست کہاں ہیں [illegible]
انکے بھی طبیعت سیر ہو گئی [illegible] حبیب اللہ
رسول کی [illegible] گھڑی [illegible]
[illegible]
[illegible] بیان کیا ہے بیگم
[illegible]
[illegible] غریب [illegible]
[illegible]
آپ کی [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible] لیکن [illegible]

روزنامہ مستقل کانپور

[illegible]
[illegible]

حضرت مولانا [illegible]

[illegible] مستقل [illegible]
[illegible]

منیجر روزنامہ مستقل کانپور

صاحبان مروت سے دل [illegible] ۔ صاحبان مروت [illegible] قمر الزماں [illegible]

[illegible]

[illegible] انسانی مصنوعات [illegible] قمر الزماں [illegible]

[illegible]

[illegible] قمر الزماں [illegible] بھائی صاحب [illegible]

[illegible]



لیمشن: شکر ہے آگے پہنچ گئے۔ شاباش ہے میرے گدھے کو۔ رسوائی کا بوجھ بھی لاد سکتا ہے۔

پنچ: ہاں صاحب! کیوں نہ ہو آپ کا گدھا بھی اچھا اور میاں کی توبہ بھی اچھی۔ وہ رسوائی لادے لادے پھرتا ہے یہ گویا کہ ادھر بائیکاٹ کی صدا پر فیر کرتی ہے۔ لا اُذن ولا مہلاً۔

اور چل ہوئے۔ حبیبہ بھی سیدھا گھر کی طرف روانہ ہوا مگر عجیب حالت سے۔ کبھی داڑھی کے بال نوچتا کبھی سر پیٹتا ہوا۔ آتے ہی دروازہ کھٹ کھٹایا۔ بیوی نے دروازہ کھولا۔ لپٹے لپٹے آگ سلگتا ایوان میں داخل ہوا۔ حلیمہ بے اطمینان سے بیٹھی تھی۔ بے ساختہ منہ سے نکل گیا۔ "ہائیں تم گھر میں ہو؟"

حلیمہ: نہیں تو بازار میں ہوں۔ معلوم ہوتا ہے آج کوئی نیا فسانہ ڈھونڈ لائے ہو۔ سودا سلف لانے گئے تھے کیا دماغ پھر گیا۔ بھلا میں یہاں نہیں ہوں تو کہاں ہوں۔ ذرا ہوش کی عینک لگا کے دیکھو۔ خدا کے لیے ہوش میں رکھو۔"

حبیبہ: بجا ہے مجھے خود بھی حیرت ہے۔ [illegible]

لگا۔ خدا یا کیا اس کا منحوس سودا تو نہ ہو جائے [illegible]

حلیمہ: آخر کہو بھی تو کس کا کیا ہوا؟

حبیبہ: [illegible] زندگی کٹ رہی ہے۔

حلیمہ: پھر بھی بیان کرو۔ کیا حال بیان کرو۔ خواہ مخواہ [illegible] کر رہے ہو؟

حبیبہ: آج قرار پائی ہے ایک [illegible] مولوی صاحب وہ بالکل تمہاری تصویر ہے تیری بہت کی بہت بہت ممالی تھی لیکن یہ کیا اندیشہ ہے کہ ہم بھی تمہارا ذرا بھی [illegible] ٹوٹ کے بھی وہ ہی۔ قرار پائی [illegible] انگوٹھیاں [illegible] کی تھیں وہ بھی انگلیوں میں۔ اف اس [illegible] وقت میں نے اسے [illegible] کیا تم تھا کہ ایک چیخ مار دی۔ خدا کی قسم اگر [illegible] کا خیال نہ ہوتا تو شاید کچھ [illegible] خاک نہ ہوتا۔ اب تو تم ہی بتاؤ کہ پاگل ہوئے ہیں کیا کہتا ہے؟

(باقی آئندہ)

مولانا پنچ کی نوٹ بک

کھسیانی بلی کھمبا نوچے

واللہ لکھنؤ کی ڈنڈے بازی بھی عمر بھر یاد رہے گی ہم بھلا یہ بھول جائیں مگر وہ لوگ نہیں بھول سکتے جنہوں نے ان ڈنڈوں کا مزہ چکھا۔ اور اب بکار بکار کے کہہ رہے ہیں کیا کرتے کے ڈنڈے اب ہوا کی مانند پولیس میں آ بھی رکھی ڈنڈے بازی بیکار ہو گئی یعنی

جو کچھ بائی کاٹیوں نے پایا تمھارا ہی ہے۔ بلکہ یوں کہنا ہے کہ جب برٹش لیبر سرکار نے سائمن صاحب کی تقریب استقبال بائی کاٹیوں کا ریہرسل بتانے کے لیے قریب اسٹیشن زنگلی کے ساتھ مع فوٹو گراف والی بائیکاٹ کالی جھنڈیوں کی شکل میں روانہ کیا تھا کھاؤں میں ہل گئے پولیس کو خبر بھی نہ ہوئی کہ گو بیکے دو لے جس نے ان کالی جھنڈیوں میں وہ باقاعدہ جلوس کے انتظام میں راستہ رو کے کھڑی رہی جلوس آیا اسپر گھوڑے چڑھائے گئے پنڈت جواہرلال نہرو اور کئی دوسرے ملامت زدہ ڈنڈوں کی ضرب میں آ گئے مجمع تتر بتر ہو گیا اتنے میں بخاطر جیب رومال وہ سے جو سے ریل اسٹیشن پر اور جو کچھ نظارہ مطلع صاف تھا مگر جیسے ہی مسافروں کی پارٹی اور دوسرے آدمی جو سرکاری والے نظارہ دیکھ رہے تھے ایسے ہی کالی کالی جھنڈیوں کے پھر پھرے کھلے پڑا تھا بڑے گو بیک [illegible] لفظ گو بیک سائمن گو بیک۔ سائمن گو بیک۔ بیا نات بھی آگیا ... تماشہ ضرور کر لیا اب کھسیانی بلی کھمبا نوچے بھاگے چوروں کی لنگوٹی ہی اگر گیا ہے۔

دنیا کو دکھا کر گواہ بنا لیا

نہ ہی سائمن صاحب و دیگر گو بیک و بیک [illegible] والوں کی مرمت کرنے پولیس کو شہر کی گلی گلی میں گشت کرتی دیتی تھی۔ پولیس کی نوکری میں انسان کو پہلے غرور سے زیادہ تعلق لازم ہے۔ خدا بخشے ہمیں نصیب ہو کر انہیں دیسی نے کسی شرم نہ سکے بھولے کر جس نے کی بیجا ہی استعمال کی ورد طلائی۔

وزارت غیر معتبر قائل ہے کیا غیر ذمہ داری کا میں کو ڈالی بھر گئی ہے وہ گھوڑوں کی زد سے ہانپ کے کر بیٹھے یعنی ادھر گھوڑا دم زد تھا کے پیچھے ادھر پاروں صدا ناچ قدم کے تیجے وہ لوہی اب یا حسرت وا غضب و یا لعنت!

حاکم کہنا مان؟

ریاستی مشل ہے اور ایسے مشل پر جب یہاں ہوئی ہے جہاں کسی مہمان کی بات نہ پوچھی جائے مثل تو یہ ہی

ہم مہمان کے لیے نہیں استعمال کرتے میزبان کے حق میں استعمال کرتے ہیں سنتے ہیں کہ بعض ارکان خاندان شاہی بھی سائمن صاحب کے استقبال کے لیے تیار ہو رہے تھے ان ہی سے ہم پوچھتے ہیں "حاکم کہنا مان؟" دہلی تخت و تاج کا شمار کس زمانہ میں جا پایا ہے یعنی کہ کیا یہ وہی زمانہ ہے حضور کے پاس کیا رہ گیا ہے شان و شکوہ سب آدھا ہو گیا ہے۔ کیا وہ جو اللہ سے پاد رہے گئے تھے؟ کہ انگریزی حکومت جب افراد خاندان شاہی کی پرورش مثل اپنے فرزند کے کرتی رہے گی اور جب تک گنگا جمنا میں پانی ہے، بہت تک بال برابر فرق نہ آنے دے گی۔

اب خدا ورند آپ کو اب تک بھی بھی معلوم نہیں ہوئی۔ دس دس پانچ پانچ روپے پنشن وظیفہ کے ملتے ہیں ایک نسل کے بعد وہ بھی کوڑی کے تین تین ہو جاتے چلے ہو گئی پر واہ نہیں آ باد کے خدمت ایک تاج ہی ہے۔ تھے تھے باپ دادا تو چپ چاپ رہ [illegible] والے ہی اچھے۔ یہ آپ ہی بیچارے ابھی ہم [illegible] ہی اچھے رہے [illegible] کا شاعروں میں بھی [illegible] [illegible] کو رکھے رہیں جہاں جہاں [illegible] [illegible] آپ کو [illegible] بہت ملک معظم سے جب [illegible] [illegible] تاج پوشی کا کیا [illegible] زیادہ قیمتی [illegible] پہنچ سکتی وظیفہ میں تو زیادہ پنشن میں نشت وہ بطور محض

[illegible] کا کیا زمکو سلامتی کسی اصل لیے اسپیس اسٹیشن تک قائم رہتے ہیں اگر ضرورت ہوئی تو اعلیٰ تحقیقات میں [illegible] کا نام لے لیا جائے گا اور ضرورت کہیں پڑتی اب تو کوئی مطالبہ نہیں فرمایا۔ یعنی انگریز کہتا ہے چلتا ہے جو تیاں دہلی تعلیم کا غصہ۔ یا تعلیم سے خود روزی کا۔ شرافت سے تو غیرت کا۔ دین اللہ پاک ذات اللہ کا قدر ا ور دستاویز ہی سب بیکار ہیں۔ قانون تقاعدہ یا وکالت کی اس جگہ بھی رسائی نہیں۔ تو خود اصافت خاندانی کا حساب شاہی نہیں ہوتا۔ پی بے وفاداری ز بجز بندہ غالب آمیں پہ کلام ادا

وفادارانِ وطن کو کبھی کچھ ملتا ہے؟

شکر خدا کہ عینک نہ ٹوٹی

سنتے ہیں کہ لیڈی سائمن کی عینک کا اول [illegible] اسٹیشن کی [illegible] ہند وستان کی دھوں دھوں کی دھمک سے ٹوٹ گئی آپ فوراً ایک عینک ساز کی دکان پر عینک کا علاج کرانے گئیں اور وہاں کہا ہے کہ خدا کا شکر بجا لاتی ہیں کہ اس دکان پر ان کی ہر چیز کے فرمائے اگر بیک سے کانوں کے [illegible] جلد ناکام ہے [illegible] لیڈی صاحبہ خود دکان پر [illegible] بااصلاح [illegible] ساعت) بھی دیکھ لیا۔ اور یہ کہنا ہوں گی کہ انہیں [illegible] بھی ہوئی تھی۔ واقعی [illegible] کیا مسٹر [illegible] کو اسٹیشن پر [illegible] تھا [illegible] عینک ٹوٹنے کی صورت میں [illegible] معلوم نہیں عینک ٹوٹنے پر شکر بجا لائی تھیں یا نہیں یہ بھی مشکل ہے

"آنکھوں دیکھا بہت بڑا ہے کانوں سنے سے"

کمیشن جس کے ساتھ وہ آئی ہیں خدا کی عنایت سے آنکھ اور کان دونوں سے محروم ہے اور کہتی ہے کہ کان اور آنکھ کی اس کے اعمال میں کوئی ضرورت نہیں اگر چہ کہ سیفد [illegible] مکاری تیاری کی ہے۔

شوق

ہندوستان [illegible] سے زیادہ [illegible] آدمیوں کی تعداد [illegible] خصوصاً [illegible] کا قصہ [illegible] کیا خرابی ہے؟ انہیں کام کی باتوں میں ذہانت صرف کرنے کی عادت نہیں ہے۔ ذہانت کی علامت یہ ہے کہ [illegible] کوئی نہ کوئی شوق رکھتا ہے اور اس شوق میں اپنی ذہانت کا ثبوت دیتا ہے۔ [illegible] کبوتر بازی [illegible] مثلاً کسی کبوتر کے پر سیاہ ہیں تو وہ سیاہ پر [illegible] لگا دیتے ہیں [illegible] کوئی نظر [illegible] سکتے [illegible] نقل [illegible] انہیں [illegible] ابھی [illegible] کانفرنس کے جلوس میں [illegible]

کیا یہ شوق پیدا ہے کہ وہ [illegible] دشمنوں کی [illegible] کا قتل ہے؟

جلوس تین روز تک برابر پٹتا رہا اگر شوق ہر گز نہیں ہوئی۔ بلکہ ابھی تک وہ قول ہے

وا حسرتا پولیس نے کھینچا ستم سے ہاتھ
ہم کو رہیں لذت آزار دیکھ کر

چیالوں کو کانگریس کا ایک مبارک شوق ہے۔

حکایت

ایک بی بی دلہن [illegible] کے ساتھ [illegible] کھیل رہی تھیں [illegible] بھولا [illegible] سے چھین کے دلہن کے [illegible] زیادہ [illegible] تھی [illegible] اپنے اچھالنے اور [illegible] میں [illegible] سے دلہن [illegible] زیادہ [illegible] دونوں [illegible] ایک میراثن اور دوسری دولہن۔ دولہا میاں کو [illegible] کی [illegible] کو [illegible] دولہن [illegible] انگوٹھی [illegible] انعام [illegible] کی [illegible] کو [illegible] کر [illegible] دولہن کی [illegible] دوسری طرف [illegible] انگوٹھی کا انعام اپنے انگوٹھی [illegible] دولہن [illegible] انعام کا صرف [illegible] آپ [illegible] نہیں [illegible] کروں میں [illegible]

خدا کرے [illegible] نظام [illegible] مہاراجہ [illegible] حسن خدمت کی انگوٹھی [illegible] ہیں کہ حضرت [illegible] انگوٹھی [illegible] حضرت [illegible] انگوٹھی [illegible] صاحب [illegible] ہم انگوٹھی [illegible] ایک [illegible] حکایت کا حال [illegible] ایک دوست [illegible] دوست [illegible] حکایت [illegible]

[illegible]

نے کہ [illegible] بھائی صاحب جب [illegible] کو [illegible] اس [illegible] دونوں [illegible] خلافت [illegible] کے پیش کیا [illegible] اور [illegible] اس [illegible] ایک [illegible] ہو سے

وقت کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] دماد

مطلب اور نتیجہ واحد ہے

مولانا [illegible] میں سے ایک نے کہا ہے [illegible] گے [illegible] سر [illegible] انگلستان [illegible] ہندوستان کے بارے میں انگلستان کی [illegible] انگریز [illegible] ہندوستان پر ہندوستان کی خیر خواہی کی نیت [illegible] ہم [illegible] خیر خواہی ہندوستان کی [illegible] انگلستان کی [illegible] سر [illegible] ہیں [illegible] ساحلِ [illegible] خاموش [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] سر [illegible] ایک [illegible] دوست [illegible]

[illegible] آغا [illegible] ہندوستان [illegible] دوست [illegible] یاد کیا [illegible]

خبر طبیہ علاج! خبر طبیہ علاج!! خبر طبیہ علاج!!!

[illegible]

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھاتی ہے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لیکے زمانۂ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی ذہرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگ کی ذہرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کیگئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر نہ ہون تو کتاب کے اصول سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے ہین ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہو یا ایک معمولی باجہ یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مقاصد کا سرمایہ نادر بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا م لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایۂ نازش موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔　　المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ